OK J.F.

سامعین! یسوع، یوحنا اصطباغی یعنی یحییٰ کے ہاتھوں بپتسمہ لینے سے اپنی خدمت کی دہلیز پر قدم رکھتا ہے۔ تیس سال کے دوران اُسکی انسانی فطرت اِس حد تک ترقی پا چکی تھی کہ وہ الٰہی مقصد کیلئے ایک مناسب وسیلہ بن گیا۔ اُسکی فطرت کے برابر اُس کے منصوبے بھی مکمل ہو گئے۔ کیا اُس میں اتنی جرأت ہو گی کہ اپنے منصوبے کے مطابق منزلِ مقصود تک پہنچنے کیلئے لگاتار کوشش کرے؟ یہی سوال تھا جسکا جواب آزمائش سے ملنے والا تھا۔ آزمائش کی بنیاد اُس زمانے کے یہودیوں کی اُمید تھی جو عجائب ظاہر کرنے والے سیاسی مسیح کے منتظر تھے۔ کیا آزمانے والا ظاہری طور پر یسوع کے پاس آیا یا ویسے جیسے اکثر اوقات وہ ہم پر کامیابی کے ساتھ صرف اندرونی اور گناہ کی ترغیب دینے سے حملہ کرتا ہے؟ شاید یہ ہمیں کبھی معلوم نہیں ہوگا لیکن ہم جانتے ہیں کہ اُسکی آزمائش تین اشکال میں ہوئی۔ پہلی۔ بدنی حاجت کی شکل کے ذریعے سے۔ "آزمانے والے نے پاس آکر اُس سے کہا اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو فرما کہ یہ پتھر روٹیاں بن جائیں" (متی 4:3) اِس آزمائش میں یہ ترغیبیں شامل تھیں کہ وہ اپنے باپ کی دیکھ بھال پر شک کرے اور اپنی معجزہ ظاہر کرنے کی قوت اپنے فائدے کیلئے استعمال کرے۔ لیکن وہ جو اِس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اِس لئے کہ خدمت کرے۔ اپنی فوق الفطرت توانائیوں کو اِس طرح خودغرضی سے غلط طور پر استعمال نہیں کر سکتا تھا۔ انجیل مقدس میں لکھا ہے "ابنِ آدم اِس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اِس لئے کہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کے بدلے فدیہ میں دے۔" (متی 20:28)

ابلیس کی دوسری آزمائش خدا پر بھروسہ کرنے کی شکل کے ذریعے سے ہوئی "ابلیس اُسے مقدس شہر میں لے گیا اور ہیکل کے کنگورے پر کھڑا کر کے اُس سے کہا کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو اپنے تئیں نیچے گرا دے کیونکہ لکھا ہے کہ وہ تیری بابت اپنے فرشتوں کو حکم دے گا اور وہ تجھے ہاتھوں پر اُٹھا لینگے۔ ایسا نہ ہو کہ تیرے پاؤں کو پتھر سے ٹھیس لگے۔" (متی 4:5-6)

لیکن وہ جو خدا کی حفاظت پر شک نہیں کرتا تھا صرف عوام کو حیرت زدہ کرنے کی خاطر اُسکی اِس حفاظت کو ناجائز استعمال نہیں کر سکتا تھا۔ اُسکی آزمائش کی تیسری شکل اختیار کی تجویز کے ذریعے سے ہوئی۔ یسوع! مسیح ہے اور آخرکار فی الحقیقت وہ تمام دنیا پر حکومت کرے گا۔ کلام مقدس میں لکھا ہے۔ "ابلیس اُسے ایک اونچے پہاڑ پر لے گیا اور دنیا کی سب سلطنتیں اور اُن کی شان و شوکت اُسے دکھائی اور اُس سے کہا اگر تو جھک کر مجھے سجدہ

کرے تو یہ سب کچھ تجھے دے دوں گا۔" (متی 4:8-9) یوں شیطان نے مسیح کو مشورہ دیا کہ وہ روحانی ذرائع سے سست رفتار فتوحات کا صبر آزما انتظار نہ کرے بلکہ جسمانی ذرائع اختیار کرے اور اپنے لوگوں کی دنیاوی امیدوں کے ساتھ ساتھ چلے تو پھر وہ کون سے تخت ہیں جو فتح نہ ہو سکیں گے؟ جب کبھی کلیسیا نے جابرانہ طور پر اپنا مقصد حاصل کیا تو اِسی آزمائش کے سامنے شکست کھائی۔ یسوع غالب آیا اور آزمانے والا یعنی ابلیس "کچھ عرصہ کیلئے اُس سے جُدا ہوا" لیکن حاسد فقیہوں کے ذریعے سے یہوداہ اسکریوتی اور صدرِ عدالت کی سازشوں کے ذریعہ اور اُس کینہ کے ذریعہ سے جو صلیب کے مقام پر بھڑکا ان سب سے شیطان نے اپنے حملے کی تجدید کی۔ لیکن اُسکی مستحکم روح کے خلاف کوئی محاصرہ کامیاب نہ ہو سکا۔ جو" سب باتوں میں ہماری طرح آزمایا گیا تو بھی بے گناہ رہا۔" (عبرانیوں 4:15)

شیطان اور مسیح یسوع کا یہ مقابلہ کوئی اتفاقیہ واقعہ نہ تھا۔ مسیح کے دنیا میں آنے کا اصل مقصد ہی یہ تھا کہ وہ "ابلیس کے کاموں کو مٹائے" انجیل مقدس میں لکھا ہے۔ "جو شخص گناہ کرتا ہے وہ ابلیس سے ہے کیونکہ ابلیس شروع ہی سے گناہ کرتا رہا ہے خدا کا بیٹا (یعنی مسیح) اِسی لئے ظاہر ہوا تھا کہ ابلیس کے کاموں کو مٹائے۔" (۱-یوحنا 3:8)

معزز سامعین! انجیل مقدس کا مطالعہ کرکے دیکھ لیجئے کہ خدا اور نیکی کی طاقتیں ایک طرف ہیں اور بدی کی طاقتیں شیطان کی قیادت میں دوسری طرف صف آرا ہیں۔ یہ کسی ایک مصنف کا شخصی نظریہ نہیں بلکہ سب کے سب اِس مسلّمہ حقیقت کے ذکر میں متفق ہیں۔ اِس روحانی جنگ کی شدت پر بھی کوئی شک نہیں کیا جا سکتا۔ پطرس رسول اِس جنگ کی وحشیانہ نوعیت اور خونخواری کو یوں بیان کرتا ہے "تمہارا مخالف ابلیس گرجنے والے شیرِ ببر کی طرح ڈھونڈتا پھرتا ہے کہ کس کو پھاڑ کھائے"۔ (۱-پطرس 5:8) پولوس رسول شیطان کی عیاری اور چالاکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔"شیطان بھی اپنے کو نورانی فرشتہ کا ہمشکل بنا لیتا ہے" (۲-کرنتھیوں 11:14) اِس لئے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ شیطان کے چیلے دلفریب بھیس میں اپنے کو پیش کرتے ہیں۔ پولوس رسول افسس کی کلیسیا کو خبردار کرکے انہیں خدا کے سب ہتھیار باندھ لینے کی نصیحت کرتا ہے تاکہ وہ ابلیس کے سب منصوبوں کا مقابلہ کرکے قائم رہ سکیں (افسیوں 6:11) ان حوالوں سے اِس تاثر کو تقویت ملتی ہے کہ مسیح یسوع کے سب پیراؤ کار اور مقرب فرشتہ بھی اِس عیار اور بے رحم دشمن سے جنگ و جدل میں اُلجھے ہوئے ہیں۔ سامعین! بدی ہمیشہ صریحاً" بدی کی شکل میں سامنے نہیں آتی بلکہ نیکی، بھائی چارے اور ہمدردی کا جامہ اوڑھ کر بھی ظاہر ہو جاتی ہے۔

مسیح یسوع کے پیروکار جانتے ہیں کہ نیکی اور بدی میں تمیز کی جاسکتی ہے اور مُستعدی اور
دلیری سے ڈٹ کر ابلیس کا مقابلہ کرنے سے فتح ہمارے قدم چومے گی۔ پطرس رسول فرماتا ہے
"تم ایمان میں مضبوط ہوکر ۔۔۔ اُسکا مقابلہ کرو" (۱-پطرس 5:9) خُدا کا پیارا بندہ یعقوب لکھتا ہے
کہ " ابلیس کا مقابلہ کرو تو وہ تم سے بھاگ جائیگا۔" (یعقوب 4:7) پولوس رسول اپنا اعتماد اِس
حقیقت پر رکھتا ہے کہ " خُدا سچا ہے" یعنی خُدا وفادار ہے۔ وہ تم کو تمہاری طاقت سے زیادہ
آزمائش میں نہ پڑنے دے گا بلکہ آزمائش کے ساتھ نکلنے کی راہ بھی پیدا کر دے گا تاکہ تم برداشت
کر سکو"۔ (۱-کرنتھیوں ۱۰:۱۳) شیطان انجیل کا ہمیشہ سے مخالف رہا ہے۔ وہ نہ خود اِس ابدی سچائی کو
قبول کرتا ہے اور نہ ہی دوسروں کو قبول کرنے دیتا ہے۔ یہ بات مسیح یسوع کی زندگی کے واقعات سے
عیاں ہے۔ شیطان مسیح کے شاگردوں کے ذریعہ بھی اپنا شر انگیز کام کرتا رہا۔ مثلاً جب پطرس رسول
نے مسیح کو صلیبی موت کے خیال کو رد کرنے کی صلاح دی تو انہوں نے اُسے سختی سے ڈانٹ دیا اور کہا
" اے شیطان میرے سامنے سے دور ہو" (متی 16:23) شیطان پطرس کے ذریعے کچھ اور بھی منصوبے پورے
کروانا چاہتا تھا لیکن مسیح یسوع نے پطرس کے ایمان کیلئے دُعا کی۔ شیطان مسیح کے دشمنوں کو
بھی اُن کے خلاف آلۂ کار بناتا رہا کیونکہ حقیقت میں وہ ابلیس کے فرزند تھے۔ شیطان اور
مسیح یسوع کے درمیان جنگ اُن کی اذیت اور تصلیب میں انتہا تک پہنچتی ہے۔ یہوداہ اسکریوتی کا
کام بھی ابلیس ہی کا کام تھا۔ لکھا ہے " شیطان اُس میں سما گیا" (لوقا 22:3) دراصل ابلیس
یہوداہ اسکریوتی کے دل میں یہ بات ڈال چکا تھا کہ وہ اُسے مسیح کو پکڑوائے۔ اور آج اگر ہم بھی
یہوداہ اسکریوتی کی طرح شیطان کے ناپاک منصوبوں پر عمل کریں گے تو یقیناً یہوداہ اسکریوتی کی طرح
زوال کی پستیوں میں گریں گے۔ اور اگر مسیح کی طرح شیطان پر غالب آنے کی کوشش کریں گے تو یقیناً مسیح کی طرح
عروج کی بلندیوں کو چھوئیں گے۔ سامعین! شیطان کی جو تصویر انجیلِ مقدس میں ہمارے سامنے ابھرتی ہے وہ زور آور چالاک
فریبی۔ ہٹ دھرم۔ ضدی۔ مکار اور سرگرم عمل شخص کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شیطان انجیل مقدس کا
سب سے بڑا دشمن ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ لوگوں کو انجیل پاک کا مطالعہ کرنے سے روکتا ہے کہ
کہیں ایسا نہ ہو کہ سب پر اُسکے شیطانی کاموں کی قلعی کھل جائے۔ کیا ایسے موذی سانپ پر ہم
اپنی طاقت سے قابو پا سکتے ہیں ۔۔۔ ہرگز نہیں ۔ آئیے! یسوع کے قدموں میں گر کر اُسکا
شکر بجا لائیں کہ " نہ آتے آپ اگر دُنیا میں آج کیا ہوتا شیطان نے پارہ ہمیں۔
بچاتے نہ گر آپ آ وقت پر نگل جاتا شیطان سارا ہمیں۔

S-NO 210 DUR 0-18,2 .54 — گیت # نہ آتے اگر آپ

ابھی آپ نے اِس پروگرام میں سُنا کہ ابلیس / یسوع مسیح کو کِس طرح اُن کی جلالی خِدمت کے آغاز میں گمراہ و برگشتہ کرنے کی کوشش کرتا رہا ۔ اور کِس طرح یسوع نے ابلیس کی ہر آزمائش پر غالب آ کے عروج کی سرفرازی کو گلے لگایا ۔ ہم اپنے اگلے پروگرام میں گمنامی کے زمانے کا ذِکر کریں گے اِس کے عِلاوہ یسوع کا گلیل میں پہلی خِدمت کا دورہ ، پہلے شاگرد ، پہلا معجزہ ، یہودیہ میں پہلی خِدمت ، ہیکل کا پاک کرنا اور سامری عورت سے گفتگو کا ایک جائزہ پیش کریں گے ۔ ہمیں یقین ہے کہ نہ صرف آپ خود یہ پروگرام سُنیں گے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی دعوت دیں گے کہ ہمارے ساتھ شامِل ہوں ۔ جب ہم دُوبارہ کلامِ الٰہی میں انسانی عروج و زوال پیش کریں گے ۔

بہنو اور بھائیو ! اپنی معلُومات میں اضافہ کرنے کیلئے اور کلامِ الٰہی کے گہرے مُطالعے کیلئے اگر آپ ہمارے نشر کردہ اِس پروگرام کا مسوّدہ حاصِل کرنا چاہیں تو ہمیں لکھ کر مسوّدہ نمبر 79 طلب کریں ۔ پروگرام کے پتے کا اعلان ہم اِس پروگرام کے آخر میں کریں گے ۔

یہ مسوّدہ آپکو تقریباً چھ ہفتے میں مِل جائیگا ۔

اب اجازت دیجیئے

خُدا حافظ